I-SAPS Institute of Social and Policy Sciences

ilm IDEAS
ADVOCACY AND INNOVATION FUNDS FOR EDUCATION IN PAKISTAN

UKaid

PP-292

رحیم یار خان

تعلیمی صورتحال

تعلیم تک رسائی کا حق

معیاری تعلیم کا حق

تعلیم اور عوامی رہنماؤں کی ذمہ داری

PP-292 رحیم یار خان : تعلیمی صورتحال

انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز اور علم آئیڈیاز بطور ادارہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر سیاسی قیادت اور ماہرین تعلیم کے درمیان ایک مضبوط رابطہ اور تعاون پیدا ہو جائے تو ملک میں بہتر تعلیمی اصلاحات کا نفاذ ممکن ہو سکتا ہے۔ چونکہ سیاسی قیادت اور سیاسی جماعتیں نہ صرف تعلیمی پالیسی کے ذمہ دار ہیں بلکہ اس پالیسی کو کامیابی کے ساتھ لاگو کرنے میں بھی ان کا اہم کردار ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان کی شراکت معنی خیز اور مثبت نتائج کی حامل ہو۔

عوامی نمائندوں کی حمایت اور دلچسپی کے بغیر کسی بھی حلقہ میں تمام بچوں کی تعلیم تک رسائی اور معیاری تعلیم کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ چونکہ تمام سیاسی جماعتیں عوام کی نمائندہ ہیں اس لیے وہ تعلیم کے متعلق قانون سازی اور اس کے نفاذ کے لیے موثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ اپنی جماعت کے قائدین' اعلیٰ سطح کے عہدیداران اور پارٹی کارکنوں کو بھی اس کی اہمیت بیان کر سکتے ہیں۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر عوام حلقہ میں موجود سیاسی جماعتوں اور عوامی نمائندوں سے عہد لیں تو یقیناً تعلیمی پالیسی سازی اور اس کے نفاذ میں بہتری آسکتی ہے جس سے حلقہ میں تعلیم کی صورتحال کو بہتر کیا جا سکتا ہے اور تمام بچوں کی تعلیم تک رسائی اور معیاری تعلیم کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ اس تناظر میں یہ ضروری ہے کہ حلقہ کی تعلیمی صورتحال کے بارے میں عوام اور عوامی نمائندگان بہتر طور پر آگاہ ہوں۔ اس مقصد کے لیے یہ معلوماتی کتابچہ تیار کیا گیا ہے جو کہ حلقہ کی تعلیمی صورتحال کے بارے میں معلومات و اعداد و شمار فراہم کرتا ہے تا کہ ان معلومات کو عوام الناس اور عوامی نمائندگان تعلیمی بہتری کیلئے استعمال کر سکیں۔

نقشہ
PP-292
رحیم یار خان

مرد رائے دہندگان کی تعداد	83510 :
خواتین رائے دہندگان کی تعداد	62495 :
کل تعداد رائے دہندگان	146005 :

حلقہ میں گورنمنٹ سکولوں کی تعداد	229:
اساتذہ کی تعداد	851:
داخل شدہ بچوں کی تعداد	32809 :

اگر ہم حلقہ کی تعلیمی حالت کا جائزہ لیں تو وہ کچھ اس طرح ہے۔

سکولوں میں عدم دستیاب سہولتیں:

حلقہ میں موجود سرکاری سکولوں میں بہت سی بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے اور موجودہ سہولتوں کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے اس صورتحال کی ذمہ داری یقیناً بطور شہری ہم سب پر بھی ہے اگر ارباب اختیار اور شہری اپنے فرائض کو بخوبی سمجھیں تو یہ صورتحال یقیناً بہتر ہو سکتی ہے۔

پینے کا پانی:

پانی سے

تعداد

02

حلقہ میں 02 سکول ایسے ہیں جہاں پانی کی سہولت موجود نہیں ہے۔ جو کہ عوامی نمائندگان اور محکمہ تعلیم کے متعلقین کی توجہ چاہتی ہے

بیت الخلاء کی سہولت:

بیت الخلاء کے
بغیر سکولوں کی
تعداد

05

بیت الخلاء کی فراہمی ایک بنیادی ضرورت ہے لیکن 05 سکول ایسے ہیں جہاں یہ سہولت موجود نہیں ہے۔ جو کہ عوامی نمائندگان اور محکمہ تعلیم کے متعلقین کی توجہ چاہتی ہے

چار دیواری:

بغیر چار دیواری کے سکولوں کی تعداد

08

حلقہ میں چار دیواری کے بغیر سکولوں کی تعداد 08 ہے۔ سکولوں کی چار دیواری اور خاص طور پر لڑکیوں کے سکول کی چار دیواری انتہائی اہم ہے جبکہ کچھ سکول اس سہولت سے محروم ہیں اور ارباب اختیار (عوامی نمائندگان) کی توجہ کے طالب ہیں۔

بجلی کی سہولت:

بجلی کی سہولت سے محروم سکولوں کی تعداد

50

حلقہ میں 50 سکول ایسے ہیں جو بجلی کی سہولت سے محروم ہیں اور طلباء سخت گرمی میں بغیر بجلی کی سہولت کے سکول میں پڑھتے ہیں جس سے ان کے سیکھنے کے عمل میں بہت زیادہ رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوتے۔

تعلیمی معیار:

حلقہ کے مطابق تعلیمی معیار کے اعداد و شمار موجود نہیں ہیں جس سے یہ مشکل ہے کہ ہم ہر حلقے کے طلباء کے تعلیمی معیار کا تجزیہ کر سکیں تاہم ضلع کی تعلیمی صورتحال کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ تعلیمی معیار انتہائی نیچے ہے۔ جسکو بہتر بنانے کی ضرورت ہے اور عوامی نمائندگان اور ارباب اختیار کے لیے توجہ طلب ہے۔ جسے بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ صورتحال اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ عوامی نمائندے اور محکمہ تعلیم کے متعلقین فوری عملی اقدامات کریں۔

61 فیصد بچے

تیسری کلاس کے 61 فیصد بچے اردو کا ایک جملہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

اردو: ضلع میں دی جانے والی تعلیم کا معیار بھی اتنا قابلِ فخر نہیں ہے۔ تیسری کلاس کے 61 فیصد بچے اردو کا ایک جملہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

54 فیصد بچے

تیسری کلاس کے 54 فیصد بچے انگریزی کا ایک لفظ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

انگریزی: انگریزی مضمون میں بھی صورتحال اس سے مختلف نہیں ہے۔ تیسری کلاس کے 54 فیصد بچے انگریزی کا ایک لفظ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

65 فیصد بچے

تیسری کلاس کے 65 فیصد بچے تفریق کا ایک سوال بھی حل نہیں کر سکتے۔

ریاضی: ریاضی کے مضمون میں بچوں کی تعلیمی حالت نہایت مایوس کن ہے تیسری کلاس کے 65 فیصد بچے تفریق کا ایک سوال بھی حل نہیں کر سکتے۔

ضلع کا تعلیمی بجٹ :

ضلع کا تعلیمی بجٹ کچھ اسطرح ہے۔

ضلع کا تعلیمی بجٹ
5ارب 95 کروڑ 37لاکھ 50ہزار روپے

تنخواہوں کی مد میں دی جانے والی رقم
5ارب 82کروڑ 39لاکھ 70ہزار روپے

دیگر اشیا (الاؤنس و دیگر اخراجات)
7کروڑ 74لاکھ 10ہزار روپے

محکمہ تعلیم کو دی جانے والی صوبائی ترقیاتی فنڈ کی رقم:
4کروڑ 41لاکھ 60ہزار روپے

ضلع کے تعلیمی بجٹ میں ترقیاتی مد میں مختص کی جانے والی رقم:
5کروڑ 23لاکھ 70ہزار روپے

اگر ہم ضلع کے تعلیمی بجٹ (2012-13) کا تجزیہ کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ترقیاتی مد میں مختص ہونے والی رقم 52370,000 روپے ہے۔ جبکہ بجٹ کا زیادہ تر حصہ صرف تنخواہوں کی مد میں مختص کیا گیا ہے۔ صوبائی حکومت کی طرف سے ترقیاتی مد میں دی جانے والی رقم صرف 44160,000 روپے تھی جو سکولوں میں بنیادی سہولتوں (بغیر پانی، بجلی کے بغیر، لیٹرین کے بغیر، چاردیواری کے بغیر، کھیل کے میدان کے بغیر سکول) کی فراہمی کے لئے انتہائی کم ہے۔

سرکاری سکولوں میں طلباء اور اساتذہ کا تناسب

درج ذیل میں دیئے گئے تینوں گراف حلقہ میں طلباء اساتذہ تناسب کو ظاہر کرتے ہیں۔ان گراف میں دیئے گئے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ حلقہ کے کچھ سکولوں میں طلباء اساتذہ تناسب بہتر کرنے کی ضرورت ہے تا کہ انسانی وسائل کے استعمال کو مناسب اور موزوں بنایا جا سکے۔ عوامی رہنماء اور ارباب اختیار اس مسئلہ کے حل کیلئے اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے بھرپور کوشش کریں۔

درج بالا گراف نمبر1 میں اعداد و شمار کے مطابق اس حلقہ میں 52 ایسے سکول ہیں جہاں محض 1 سے 29 طلباء کیلئے ایک استاد متعین ہے جو کہ وسائل کے ضیاع کے مترادف ہے جسے موزوں (Rationalize) بنانے کی ضرورت ہے۔اسی طرح 100 سکول ایسے ہیں جہاں 41 یا اس سے زیادہ طلباء کیلئے ایک استاد مقرر ہے جو کہ مقرر شدہ معیار سے کافی کم ہے۔اوپر دیئے گئے اعداد و شمار ارباب اختیار کیلئے توجہ طلب ہیں تا کہ طلباء اساتذہ کا تناسب اس طرح سے کیا جائے کہ انسانی وسائل کو موزوں بنایا جا سکے۔اور حکومت پنجاب کے مقرر کردہ معیار (40 طلباء کیلئے ایک استاد ہے) کے مطابق کیا جائے تا کہ طلباء کو مناسب وقت اور توجہ دی جا سکے اور تعلیمی معیار میں بہتری ممکن ہو سکے۔ یہ تمام صورتحال اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ عوامی نمائندے خاص طور پر حلقہ کے ایم پی اے صاحب اصاحبہ اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور اس تحقیق کے نتیجے میں سامنے آنے والے ان مسائل کو ممکنہ حد تک حل کرنے کی کوشش کریں۔

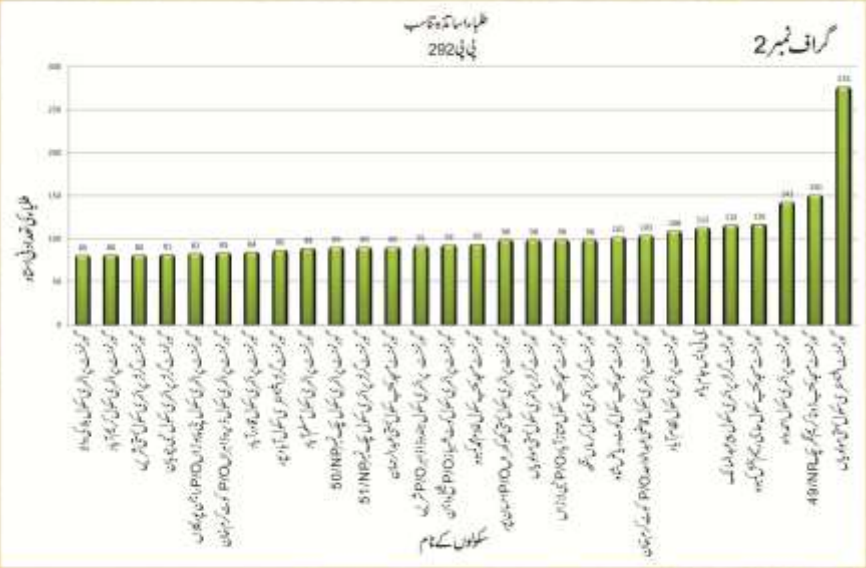

گراف نمبر 1 میں دیئے گئے اعداد و شمار میں سے 28 سکولوں کے نام گراف نمبر 2 میں دیئے گئے ہیں جہاں 80 سے 276 طلباء کیلئے ایک استاد ہے جو کہ حکومت پنجاب کے مقرر کردہ معیار کے اعتبار سے انتہائی غیر متوازن ہے۔ یہ تناسب 40:1 ہونا چاہیے۔ اس تناسب کو معیار کے مطابق کرنے کیلئے عوامی نمائندوں، شہریوں اور شعبہ تعلیم کے متعلقین کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

رائے دہندگان: ہمارے بچوں کو معیاری تعلیم چاہیے

حلقہ میں 146005 رجسٹرڈ رائے دہندگان ہیں۔ان میں خواتین ووٹر کی تعداد 62495 اور مرد ووٹر کی تعداد 83510 ہے۔ووٹ کی اہمیت کو جانتے ہوئے رائے دہندگان اپنے بچوں کی تعلیم کی بہتری کے لئے بڑھ کر آگے آئیں اور عوامی نمائندوں سے مطالبہ کریں کہ انہیں اپنے بچوں کے لیے معیاری تعلیم چاہیئے

تجزیوں سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ تعلیم اور سیاست کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔اگر اس رابطے کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام متعلقہ افراد کو اس بات پر راضی کیا جائے کہ وہ اپنے بچوں کی بہتر تعلیم کے لئے عوامی نمائندگان سے اس بات کا عہد لیں کہ وہ حلقہ میں ان کے بچوں کی تعلیم کے لئے خاطر خواہ اقدامات کریں گے۔

- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول گلو موہانہ
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول فیض محمد لاڑبی اوٹبی لاڑاں

- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول کوٹ ریاض شاہ
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول فیض محمد لاڑبی لاڑاں
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول بستی یارو شاہ
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول تھل دوسہ
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول غفار آباد

- گورنمنٹ ہائی سکول عبداللہ پور بستی اسماعیل
- گورنمنٹ ہائی سکول دولت پور
- گورنمنٹ ہائی سکول آباد پور
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول فیض محمد لاڑ میی لاڑاں
- گورنمنٹ پرائمری سکول GTS جام بلو
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول مغل دوسہ
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول جعفر آباد
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول دوتا کریم نگر چک 49/NP

- گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول شیر آباد
- گورنمنٹ پرائمری سکول قادر آباد
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک 81 NP
- گورنمنٹ پرائمری سکول جیند وڑا ڈاہر
- گورنمنٹ پرائمری سکول پتی پوہاراں راجن پور کلاں
- گورنمنٹ پرائمری سکول جمال آباد بستی مولوی
- گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول مکھن بیلا
- گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول کھڈالی
- گورنمنٹ پرائمری سکول بھیٹ میر عبداللہ
- گورنمنٹ پرائمری سکول بستی ویہا
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 51 Np
- گورنمنٹ پرائمری سکول بستی سوئی
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نور احمد لاشاری
- گورنمنٹ پرائمری سکول نظام آباد
- گورنمنٹ پرائمری سکول نور پور تھوواا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی برڑاں
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سلطان ویہا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کوٹ حبیب شاہ نمبر 1
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی حیدر شاہ
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی ملکاں موضع بہودی پور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سلطان پور

- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی سوفی
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول جان محمد چانڈیو
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سرور چوہان
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول میاں نگر
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول فضل آباد
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بہودی پور قریشیاں
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول پیر ولی محمد
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول پیر بھورا سلطان
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول جھنڈے خان
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول شیخ واہن نمبر 1
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گجر چوں
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر NP 51
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول کوٹ ریاض شاہ
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول پھلو مہانہ
- گورنمنٹ پرائمری سکول بستی اللہ دیتہ
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول فیض محمد لاڑ ٹبی لاڑاں
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول ممتاز آباد ٹبی لاڑاں
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول غلام محمد کمبوہ
- گورنمنٹ مسجد مکتب بستی عبدالرحمان
- گورنمنٹ پرائمری سکول بستی عبدالکریم
- گورنمنٹ پرائمری سکول بستی یارن خان چانڈیہ
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول رسول بخش واگہ
- گورنمنٹ پرائمری سکول GTS جام بلو
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول دارالکھارا
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول نظل ڈوسہ
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول پل گری
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول غفار آباد
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول بستی سمیجہ
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول ڈونہ کریم نگر چک NP 49

رپورٹ کارڈ میں دیے گئے اعداد و شمار PMIU، حکومت پنجاب کے جاری کردہ Census (اکتوبر 2012ء) کے مطابق ہیں

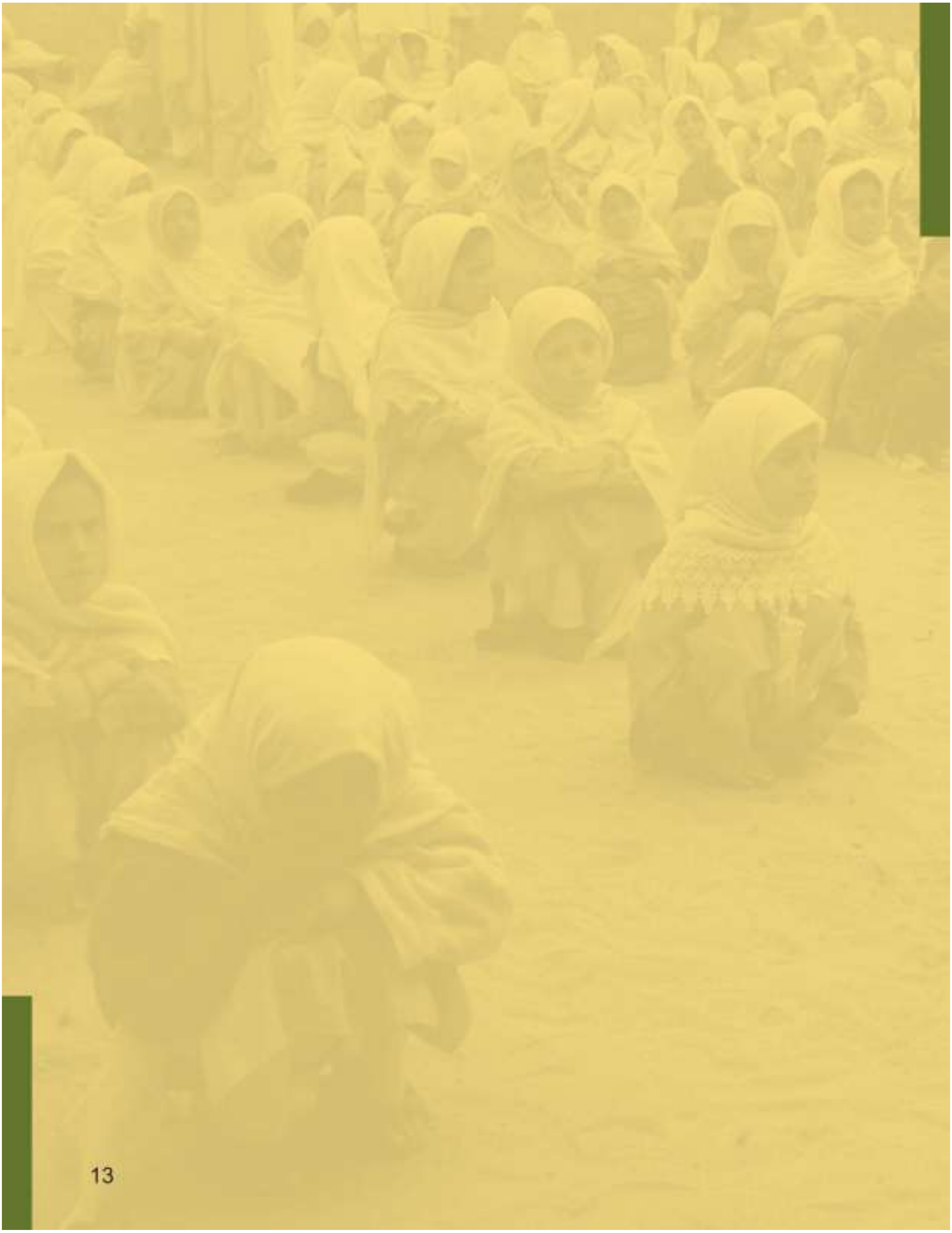

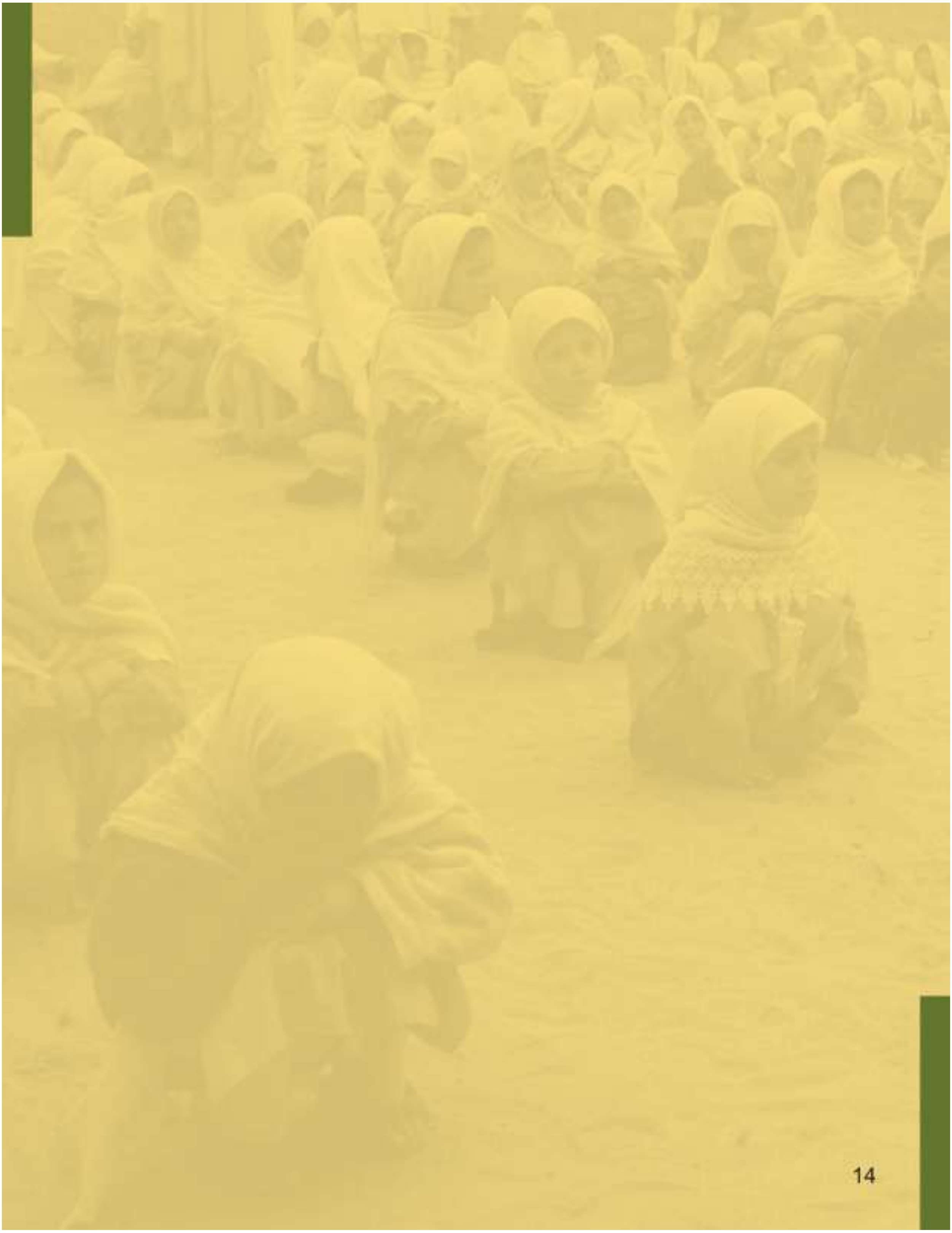

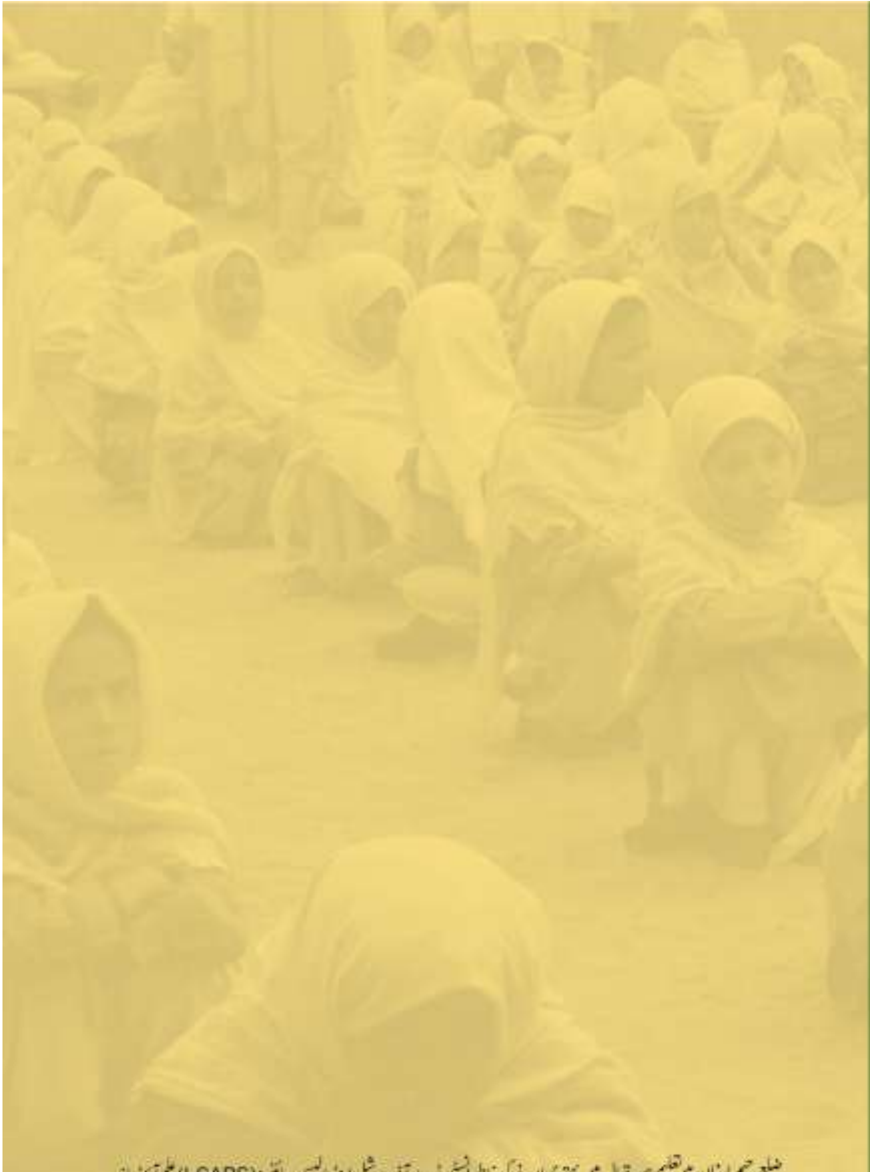

I-SAPS Institute of Social and Policy Sciences

انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) ایک قومی اور پالیسی سازی میں معاونت کرنے والا ادارہ ہے جو سماجی، معاشی و قانونی موضوعات پر تحقیق میں سرگرم عمل ہے۔ شعبہ تعلیم I-SAPS کا ایک اہم تحقیقی موضوع ہے۔ I-SAPS نے پاکستان میں وفاقی اور صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم کی مختلف جہتوں پر تحقیق کی ہے جن میں تعلیم کیلئے مختص کیے جانے والے بجٹ اور اس کا استعمال، تعلیم کیلئے کی جانے والی قانون سازی، تعلیمی شعبہ کا انتظام و انصرام وغیرہ شامل ہیں۔

ضلع رحیم یار خان میں تعلیمی صورتحال میں بہتری لانے کی خاطر انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) علم آئیڈیاز (Ilm Ideas) کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔

یہ معلوماتی کتابچہ I-SAPS نے علم آئیڈیاز کی معاونت سے تیار کیا ہے۔ علم آئیڈیاز کا اس کتابچے کے مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

مزید معلومات کیلئے

www.i-saps.org info@i-saps.org 051-111-739-739

@I_SAPS facebook.com/I-SAPS